© rasailojaraid.com

غزوۂ بنی نضیر

(سبب اور زمانے کی تعیین)

از مولانا ڈاکٹر ظفر احمد صاحب صدیقی

غزوۂ بنی نضیر اسلامی غزوات میں ایک معروف غزوہ ہے۔ عہد نبوی کے مؤرخوں اور سیرت نگاروں نے عام طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض دیگر اہم غزوات کی طرح اس کے بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں۔ مفسرین کی رائے ہے کہ سورۃ الحشر کی بیشتر آیات غزوۂ بنی نضیر کے سلسلے ہی میں نازل ہوئی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس سورہ کو سورۃ بنی النضیر کہنا مروی ہے[۱]۔

یوں تو اس غزوے سے متعلق بہت سے سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں [illegible] پیش نظر مضمون میں ہم صرف دو سوالوں سے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ایک [illegible] یہ غزوہ کیوں پیش آیا، یعنی اس کے اسباب و دواعی کیا تھے؟ دوسرے یہ کہ کب اور کس سنہ میں پیش آیا؟ یعنی اس کا زمانہ کیا تھا؟ ان دونوں سوالوں سے متعلق بحث دیکھیں

---

[۱] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (باب حدیث بنی النضیر) المکتبۃ الاسلامیۃ، استنبول ۱۹۸۱ء ۵/۲۲۔

Accession Number
121732
Date 27.10.89

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ تقویم[1] پارینہ یونانیوں کی
وہ حکمت کہ ہے ایک دھوکہ کی ٹٹی
یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہے نکمّی
عمل نے جسے کر دیا آ کے ردّی
اُسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ
زبور اور توریت و انجیل و قرآں
بالاجماع ہیں قابل نسخ و نسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہلِ یوناں
نہیں نسخ و تبدیل کا اس میں امکاں
نہیں مٹتے جب تک کہ آثارِ دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ اُن کا
نتائج ہیں جو مغربی اہلِ فن کے
وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے

(باقی آئندہ)

---

[1] تقویم پارینہ پرانی جنتری جو سال گذرنے پر کسی کام کی نہیں رہتی۔ منہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غزوۂ بنی نضیر

(سبب اور زمانے کی تعیین)

از مولانا ڈاکٹر ظفر احمد صاحب صدیقی

غزوۂ بنی نضیر اسلامی غزوات میں ایک معروف غزوہ ہے۔ عہد نبوی کے مؤرخوں اور سیرت نگاروں نے عام طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض دیگر اہم غزوات کی طرح اس کے بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں۔ مفسرین کی رائے ہے کہ سورۃ الحشر کی بیشتر آیات غزوۂ بنی نضیر کے سلسلے ہی میں نازل ہوئی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس سورہ کو سورۃ بنی النضیر کہنا مروی ہے[1]

یوں تو اس غزوے سے متعلق بہت سے سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں لیکن پیش نظر مضمون میں ہم صرف دو سوالوں سے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ غزوہ کیوں پیش آیا، یعنی اس کے اسباب و دواعی کیا تھے؟ دوسرے یہ کہ کب اور کس سنہ میں پیش آیا؟ یعنی اس کا زمانہ کیا تھا؟ ان دونوں سوالوں سے متعلق بحث و تحقیق

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، (باب حدیث بنی النضیر) المکتبۃ الاسلامیۃ، استانبول، ۱۹۸۱ء ۵/۲۲۔

Accession Number 121732
Date 27.10.89

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داعیہ عالم اسلام کے نامور محقق سیرت ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے ایک مضمون سے پیدا ہوا، جو فروری ۱۹۸۲ء میں اعظم گڑھ کے ماہنامہ 'جامعۃ الرشاد' میں شائع ہوا تھا، اور جس میں محقق موصوف نے سلسلۂ زیرِ بحث میں بعض اہم سوالات اٹھائے اور پھر ان کے جواب تحریر فرمائے تھے۔

غزوۂ بنی نضیر کے سبب وقوع کے متعلق عام اور مشہور روایت یہ ہے کہ اس کا باعث یہود بنی نضیر کی جانب سے شمعِ رسالت کو بجھا دینے کی وہ ناپاک سازش تھی، جو اس وقت معرضِ ظہور میں آئی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کی بستی میں تشریف لے گئے اور بنو عامر کے دو مقتولین کی دیت کے سلسلے میں ان لوگوں سے مدد چاہی۔ انھوں نے بظاہر تعاون کا یقین دلاتے ہوئے آپؐ کو کچھ دیر ٹھہرنے اور آرام کرنے کا مشورہ دیا، لیکن بہ باطن اس کوشش میں مصروف ہو گئے کہ آپؐ جس دیوار کے سائے تلے آرام فرما ہیں، اس کے اوپر سے ایک بھاری پتھر گرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دیا جائے، لیکن غیب سے آپؐ کو بر وقت اس سازش کا علم ہو گیا اور آپ خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر مدینہ منورہ چلے آئے۔ چونکہ اس سے پہلے بھی ان لوگوں کی جانب سے بعض خیانتوں اور بد عہدیوں کا وقتاً فوقتاً ظہور ہو چکا تھا اور بار بار کی تنبیہ اور معافی کے باوجود یہ لوگ اپنی روش قدیم ہی پر گامزن نظر آ رہے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جلا وطنی کا فیصلہ فرما لیا، چنانچہ ان کا محاصرہ کیا گیا اور یہ لوگ جلا وطن کر دیے گئے۔ آئندہ صفحات میں اس روایت کے مآخذ ملاحظہ ہوں:

(۱) ابن ہشام (ف ۲۱۸ھ) 'السیرۃ النبویۃ' میں ابن اسحاق (ف ۱۵۱ھ) کی روایت اس طور پر نقل کرتے ہیں:

ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی النضیر یستعینھم فی دیۃ	پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کی بستی کی جانب تشریف لے گئے تاکہ ان سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذينك القتيلين اللذين قتلهما عمرو بن أمية الضمري، للجوار الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عقد لهما كما حدثني يزيد[۱] بن رومان، وكان بين بني النضير وبين بني عامر عقد وحلف، فلما أتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يستعينهم في دية ذينك القتيلين، قالوا: نعم يا أبا القاسم نعينك على ما أحببت مما استعنت بنا عليه۔ ۳

بنی عامر کے ان دو مقتولین کی دیت کے سلسلے میں مدد چاہیں، جنھیں حضرت عمرو بن امیہ الضمری نے قتل کر دیا تھا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے امان کا معاملہ فرمایا تھا۔ جیسا کہ مجھ سے یزید بن رومان نے بیان کیا ہے۔ اور بنو نضیر اور بنو عامر آپس میں ایک دوسرے کے حلیف بھی تھے۔ بہرحال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں مقتولین کی دیت کے سلسلے میں مدد کے خیال سے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا کہ ہاں اے ابو القاسم! جس سلسلے میں مدد کے لیے آپ تشریف لائے ہیں، آپ کی خواہش کے مطابق ہم آپ کی مدد کریں گے۔

ثم خلا بعضهم ببعض، فقالوا: إنكم لن تجدوا الرجل على مثل حاله هذه، ورسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنب جدار من بيوتهم قاعد، فمن رجل يعلو على هذا البيت

پھر جب وہ تنہائی میں پہنچے تو کہنے لگے کہ اس شخص کو تم لوگ اس حال میں کبھی نہ پاؤ گے اور اس وقت کی کیفیت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے کسی مکان کی دیوار کے پہلو میں تشریف فرما تھے، تو اب

۱؎ (یزید بن رومان) "ثقۃ" تقریب التہذیب للحافظ ابن حجر، مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۲۰ھ ص ۲۳۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فیلقی علیہ صخرۃ فیریحنا منہ، فانتدب لذلک عمرو بن جحاش بن کعب أحدھم فقال أنا لذلک فصعد لیلقی علیہ صخرۃ کما قال، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من أصحابہ، فیھم ابوبکر وعمر و علی. فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخبر من السماء بما اراد القوم، فقام وخرج راجعاً الی المدینۃ، فلما استلبث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ قاموا فی طلبہ، فلقوا رجلاً مقبلاً من المدینۃ فسألوہ عنہ، فقال رأیتہ داخلاً المدینۃ فأقبل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھوا الیہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخبرھم الخبر بما ارادت من الغدر وامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتھیؤ لحربھم والسیر الیھم۔[1]

تم میں سے کون اس کے لیے آمادہ ہے کہ اس گھر کے اوپر چڑھ جائے اور ان پر ایک بھاری پتھر گرا کر ہمیں ان کی جانب سے راحت دلا دے۔ انھیں میں کے ایک فرد عمرو بن حجاش بن کعب نے اس کام کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا اور کہا کہ میں اس کے لیے آمادہ ہوں۔ پھر وہ اپنے کہنے کے مطابق پتھر گرانے کے لئے اوپر چڑھ گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی، جس میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ شامل تھے۔ پھر ان لوگوں کے ارادے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان سے اطلاع آ گئی، لہذا آپ اٹھے اور مدینے واپسی کے لیے نکل پڑے۔ جب صحابۂ کرامؓ نے آپؐ کی واپسی میں دیر محسوس کی تو آپؐ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ ان کی ملاقات مدینہ سے واپس آتے ہوئے ایک شخص سے ہوئی۔ لوگوں نے اس سے آپؐ کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا کہ میں نے آپؐ کو

---

۱ ابو محمد عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق مصطفی السقا وغیرہ، موسسۃ علوم القرآن [illegible] ۱۹۰/۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدینے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپؐ نے ان لوگوں کو بنو نضیر کی سازش و بد عہدی کے بارے میں بتلایا اور جنگ کی تیاری کرنے اور ان کی طرف چل پڑنے کا حکم دیا۔

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی (ف ۸۵۲ھ) فتح الباری میں حدیث نبویؐ "حاربت النضیر وقریظة فأجلی بنی النضیر" کی شرح فرماتے ہوئے موسیٰ بن عقبہ (ف ۱۴۱ھ) کی کتاب المغازی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

أما النضير فبا لسبب الذى ذكره، وهو ما ذكره موسى بن عقبة فى المغازى قال قد دسوا إلى قريش، وحضوهم على قتال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ودلوهم على العورة، ثم ذكر نحو اما تقدم عن ابن اسحاق من مجيئ النبى صلى الله عليه وسلم فى قصة الرجلين قال و فى ذلك نزلت: يا أيها الذين آمنوا اذكروا نعمة الله عليكم اذهم قوم أن يبسطوا إليكم أيديهم ..... الخ[۱]

جہاں تک بنی نضیر کا تعلق ہے تو وہ اس سبب سے جلا وطن کیے گئے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ یہ وہ سبب ہے جسے موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے قریش کے ساتھ مل کر خفیہ سازشیں کیں اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ پر آمادہ کیا اور مسلمانوں کی خفیہ باتیں بتلائیں۔ اس کے بعد موسیٰ بن عقبہ نے ویسا ہی مضمون بیان کیا ہے، جیسا کہ ابن اسحاق کے حوالے سے

---

[۱] حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، مطبعة مصطفى البابى الحلبى، ۱۹۵۹ء۔ ۸/۳۳۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیچھے گذر چکا، یعنی دو آدمیوں (کی دیت) کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (بنونضیر کی جانب) تشریف آوری۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ بھی کہا کہ آیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا.... الخ اسی سلسلے میں نازل ہوئی۔

(۳) ابونعیم[1] (ف ۴۳۰ھ) "دلائل النبوۃ" میں لکھتے ہیں:

حدثنا سلیمان بن أحمد الطبرانی[2] قال محمد بن عمرو[3] بن خالد الحرانی قال ثنا أبی[4] قال ثنا ابن لهیعة[5] عن أبی الأسود[6]

ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا کہ محمد بن عمرو بن خالد الحرانی نے فرمایا کہ میرے والد نے ہم سے بیان کیا کہ ابن لہیعۃ نے ہم سے

---

[1] (ابونعیم) "الحافظ الکبیر، محدث العصر" تذکرۃ الحفاظ للذہبی، احیاء التراث العربی، ۱۰۹۲/۳

[2] (الطبرانی) "الحافظ، الامام، العلامۃ، الحجۃ" تذکرۃ الحفاظ۔ ۹۱۲/۳

[3] (محمد بن عمرو بن خالد) قال الهیثمی: "من کان من مشایخ الطبرانی فی المیزان نبهت علی ضعفه، ومن لم یکن فی المیزان الحقته بالثقات الذین بعده" (مجمع الزوائد للهیثمی: دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثالث۔ ۸/۱) قلت: محمد بن عمرو من شیوخ الطبرانی الذین لیسوا فی المیزان، فهو ثقة

[4] (عمرو بن خالد الحرانی) "ثقة من شیوخ البخاری" المغنی فی الضعفاء للذہبی، احیاء التراث العربی ۱۳۹۱ھ۔ ۴۸۳/۲

[5] (ابن لهیعة) "حدیثه حسن اذا توبع" مجمع الزوائد ۱۳۲/۶ [6] (ابوالاسود) "ثقة" التقریب ص ۱۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن عروة بن الزبير قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بني النضير يستعينهم في عقل الكلابيين وكانوا قد دسوا إلى قريش حين نزلوا بأحد لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه ودلوهم على العورة، فلما كلمهم في عقل الكلابيين، قالوا اجلس يا أبا القاسم حتى تطعم وترجع بحاجتك التي جئت لها، ونقوم فنتشاور ونصلح أمرنا فيما جئت له، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه من أصحابه الى ظل جدار ينتظر [illegible] يصلحوا أمرهم، فلما خلوا ومعهم الشيطان لا يفارقهم ائتمروا بقتله... [illegible] أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] وا، ونزل القرآن على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي أراد [illegible] تعالى يا أيها الذين [illegible] الله عليكم إذ هم

بیان کیا کہ ابو الاسود نے حضرت عروۃ بن الزبیر سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ قبیلۂ کلاب کے دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں بنو نضیر سے مدد طلب کرنے کے لیے ان لوگوں کی بستی کی طرف تشریف لے گئے اس سے پہلے یہ لوگ غزوۂ احد کے موقع پر قریش کے ساتھ سازش بھی کر چکے تھے اور مسلمانوں کے خفیہ راز بھی بتلا چکے تھے۔ بہرحال جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ کلاب کے دونوں مقتولین کی دیت کے سلسلے میں ان لوگوں سے مدد کی گفتگو فرمائی، تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو القاسم! آپ قریب بیٹھ کر کھانا [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] تشریف رکھیں [illegible] دیت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قوم أن يبسطوا إليكم أيديهم،
وأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
باجلاءهم لما أرادوا برسول الله
صلى الله عليه وسلم الخ[1]

اور آپ کے صحابہ ایک دیوار کے سائے تلے بیٹھ گئے، منتظر تھے کہ وہ لوگ اپنے معاملات درست کرلیں۔ جب وہ لوگ اس بستی کے اندر پہنچے اور شیطان ان کے ساتھ لگا ہی رہتا تھا تو ان لوگوں نے آپ کے قتل کی سازش کی... پھر آپ کے صحابہ بھی اٹھے اور واپس چلے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمنوں کے ارادے کے سلسلے میں قرآن نازل ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایہا الذین آمنو الخ.... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے اس برے ارادے کی پاداش میں ان کی جلاوطنی کا حکم صادر فرمایا... الخ

(۴) محمد بن عمر الواقدی[2] (ف ۲۰۷ھ) اپنی کتاب المغازی' میں لکھتے ہیں:

وحدثني محمد بن عبد[3] الله، و

مجھ سے محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر

---

[1] ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی، دلائل النبوۃ، دائرۃ المعارف حیدر آباد، طبع ثالث ۱۹۷۴ء ص ۴۳۴۔

[2] (الواقدی) "والواقدی اذا لم یخالف الاخبار الصحیحۃ ولا غیرہ من اہل المغازی مقبول فی المغازی عند أصحابنا" التلخیص الحبیر لابن حجر مطبع انصاری دہلی ص ۱۲۳۱

[3] (محمد بن عبد اللہ بن مسلم) "صدوق لہ أوہام" التقریب ص ۱۸۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبدالله بن جعفر،[1] ومحمد بن صالح[2] ومحمد بن يحيى بن سهل،[3] وابن أبي حبيبة،[4] ومعمر بن راشد[5] في رجال ممن لم أسمّهم، فكل قد حدثني ببعض هذا الحديث، وبعض القوم كان أوعى له من بعض، وقد جمعت كل الذي حدثوني، قالوا: أقبل عمرو بن أمية الضمري من بئر معونة حتى كان بقناة، فلقي رجلين من بني عامر. حتى إذا ناما وثب عليهما فقتلهما، ثم خرج حتى ورد على رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فأخبره خبرهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئس ما صنعت، قد كان لهما منا

اور محمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن حبیبۃ اور معمر بن راشد وغیرہ چند دیگر حضرات نے جن کا میں نام نہیں لے رہا ہوں، بیان کیا۔ ان سب نے ان میں سے بعض بعض باتیں بیان کیں اور بعض کو بعض کے مقابلے میں تفصیلات زیادہ محفوظ تھیں۔ میں نے ان تمام لوگوں کے بیانات یک جا کر دیے ہیں۔ ان سب نے بیان کیا کہ حضرت عمرو بن امیۃ الضمری رضؓ بئر معونۃ سے آگے بڑھے۔ ابھی وہ "وادی قناۃ" میں تھے کہ قبیلۂ بنی عامر کے دو آدمیوں سے ان کی ملاقات ہوئی ... جب دونوں سو گئے تو وہ ان پر حملہ آور ہوئے اور ان دونوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ صحابی وہاں سے نکل کر

---

[1] (عبداللہ بن جعفر) "لیس بہ بأس" التقریب ص ۹۹۔

[2] (محمد بن صالح دینار) "صدوق، یخطئ" التقریب ص ۱۸۵ "عن عبدالرحمن بن ابی الزناد قال قال أبي إن أردت المغازي صحيحة فعليك بمحمد بن صالح التمار" تہذیب التہذیب لابن حجر ۹/۲۲۶ - ۲۲۵۔

[3] لم أعثر على ترجمته۔

[4] (ابن ابی حبیبۃ) "ضعیف" التقریب ص ۸۔

[5] (معمر بن راشد) "ثقة، ثبت، فاضل" التقریب ص ۲۱۲۔

© rasailojaraid.com

أمان وعهد .... فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني النضير يستعينهم في ديتهما وكانت بنو النضير حلفاء لبني عامر ..
فقالوا : نفعل يا ابا القاسم ما احببت .. اجلس حتى نطعمك ، ورسول الله صلى الله عليه وسلم مستند الى بيت من بيوتهم ، ثم خلا بعضهم الى بعض فتناجوا ،... فقال عمرو بن جحاش : أنا أظهر على البيت فأطرح عليه صخرة ...
فلما اشرف بها جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم الخبر من السماء بما هموا به ، فنهض رسول الله صلى الله عليه وسلم سريعاً كأنه يريد حاجة ، وتوجه الى المدينة ... فلما انتهى أصحابه إليه ... فقال همت اليهود بالغدر بي، فأخبرني الله بذلك نقمت ... وحاصرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسة عشر يوما، فاجلاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة[1] الخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ... اور آپ کو ان دونوں کے بارے میں اطلاع دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے برا کیا۔ وہ دونوں تو ہماری جانب سے امان اور عہد میں تھے .... پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی دیت کے سلسلے میں مدد لینے کے خیال سے بنو نضیر کی طرف تشریف لے گئے۔ بنو نضیر، بنو عامر کے حلیف بھی تھے .... ان لوگوں نے کہا اے ابوالقاسم ہم وہی کریں گے جو آپ چاہتے ہیں۔۔ تشریف رکھیں تاکہ ہم آپ کے کھانے کا انتظام کریں۔
اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر وہ تنہائی میں پہنچے اور سرگوشیاں کیں .... عمرو بن جحاش بولا میں گھر کے اوپر چڑھ جاتا ہوں کہ آپ پر بھاری پتھر گرا دوں .... جب وہ پتھر لے کر آگے بڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آ گئی کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے

---

[1] محمد بن عمر واقدی، کتاب المغازی، تحقیق MARSADEN JONES، عالم الکتب، بیروت ۱۹۶۶ء - ۱/۳۶۴-۳۶۴ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اٹھ کھڑے ہوئے گویا آپؐ کو کوئی حاجت درپیش ہے اور مدینے کی طرف چل دیئے… جب صحابہؓ آپؐ کے پاس پہونچے… تو آپؐ نے فرمایا کہ یہود کا ارادہ میرے ساتھ بدعہدی کا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کی اطلاع دے دی اس لئے میں اٹھ کھڑا ہوا… رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پندرہ دن محاصرہ فرمایا۔ پھر آپؐ نے انھیں جلا وطن کر دیا۔

(۵) ابن جریر طبریؒ[1] (ف ۳۱۰ھ) تفسیر "جامع البیان" میں تحریر فرماتے ہیں:

حدثنا ابن حمید[2] قال ثنا سلمة[3]، عن محمد[4] بن إسحاق، عن عاصم[5] بن عمر بن قتادة وعبد[6] الله بن أبي بكر، قالا: خرج رسول الله ﷺ

ہم سے ابن حمید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سلمہ نے بیان کیا کہ ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر سے

---

[1] (محمد بن جریر بن یزید الطبری) "الامام، العلم، الفرد، الحافظ" تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۱۰ "ثقة، صادق فیه تشیع یسیر" میزان الاعتدال ۳/۴۹۸

[2] (ابن حمید) "ثقة، حافظ" التقریب ص ۱۳۲۔

[3] (سلمة بن الفضل) "قال ابن معین: کتبنا عنه، ولیس فی المغازی أتم من کتابه" میزان الاعتدال للذهبی، مطبعة عیسیٰ البابی الحلبی، ۱۳۸۲ھ ۲/۱۹۲۔

[4] (محمد بن اسحاق) "امام المغازی، صدوق، یدلس" التقریب ص ۱۷۸۔

[5] (عاصم بن عمر قتادة) "ثقة، عالم بالمغازی" التقریب ص ۹۳۔

[6] (عبداللہ بن أبي بكر بن عمرو بن حزم) "ثقة" التقریب ص ۹۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلی اللہ علیہ وسلم إلی بنی النضیر یستعینہم علی دیۃ العامریین اللذین قتلہما عمرو بن امیۃ الضمری فلما جاءہم خلا بعضہم ببعض، فقالوا: إنکم لن تجدوا محمدا أقرب منہ الآن، فمروا رجلا یظہر علی ہذا البیت، فیطرح علیہ صخرۃ، فیریحنا منہ، فقال عمرو بن جحاش بن کعب أنا، فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخبر، وانصرف، فأنزل اللہ عز ذکرہ فیہم وفیما أرادہو وقومہ: یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم إذ ہم قوم أن یبسطوا الیکم أیدیہم الخ۔[1]

منقول ہے، ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کی طرف تشریف لے لئے تاکہ بنو عامر کے ان دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان سے مدد لے سکیں، جنھیں حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی نے قتل کر دیا تھا۔ جب وہ تنہائی میں پہنچے تو کہنے لگے کہ تم لوگ محمد کو اس وقت سے زیادہ کبھی اپنے قریب نہ پاؤگے، اس لیے کسی کو حکم دو کہ اس مکان کی چھت پر چڑھ جائے اور ان پر ایک بھاری پتھر گرا دے، تاکہ ہمیں ان کی طرف سے راحت مل جائے۔ عمرو بن جحاش نے کہا کہ میں یہ کام انجام دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان سے خبر آگئی اور آپ وہاں سے چل دیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے نیز عمرو بن جحاش اور اس کی قوم کے ارادوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا ... الخ

(۶) ابن جریر طبری اپنی تفسیر میں یہ روایت بھی نقل کرتے ہیں:

حدثنا ہناد[2] بن السری، قال ثنا

ہم سے ہناد السری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں

---

[1] ابن جریر الطبری، جامع البیان، مطبعۃ المیمنیۃ، سنہ ندارد۔ ۶/۸۲

[2] (ہناد بن السری) "الحافظ القدوۃ، الزاہد، قال النسائی: ثقۃ" تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۰۷۔

© rasailojaraid.com